

93217 - كفاره قتل ميں غلام آزاد كرنے يا روزے ركهنے كى استطاعت نه ہونے كى شكل ميں كھانا كھلانے كا حكم

سوال

ايك عورت نے غلطى سے كسى دوسرى عورت كو قتل كر ديا، اور جب اس نے اس كا حكم دريافت كيا تو كہا گيا: اس كے ساٹھ مسكينوں كو كھانا كلانا جائز ہے، ليكن واضح يہ ہوا كہ يہ فتوى صحيح نه تھا، بلکہ اس كے ذمہ دو ماہ كے روزے ہيں، ليكن اب وہ بوڑھى ہو چكى ہے اور روزے ركهنے كى استطاعت نہيں، اسے اب كيا كرنا چاہيے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

قتل خطاء كا كفاره يہ ہے كہ: ايك غلام آزاد كيا جائے، اور جو غلام نه پائے تو وہ مسلسل دو ماہ كے روزے ركھے، اور جو روزے ركهنے كى استطاعت نه ركھتا ہو تو اس كے ذمہ كچھ نہيں، اور راجح يہي ہے كہ اس كے ذمہ كھانا دينا نہيں ہے.

الله سبحانه و تعالى كا فرمان ہے:

اور كسى يہي مومن كے ليے كسى مومن كو قتل كرنا زييا نہيں، مگر يہ كہ وہ اسے غلطى اور خطاء سے ہو جائے (تو اور بات ہے)، اور جو كسى مومن شخص كو غلطى سے قتل كرے تو اس پر ايك غلام آزاد كرنا، اور مقتول كے ورثاء كو خون بہا دينا ہے، ہاں يہ اور بات ہے كہ وہ لوگ بطور صدقہ اسے معاف كر ديں، اور ا گر مقتول تمہارى دشمن قوم كا ہو اور ہو وہ مسلمان تو صرف ايك غلام آزاد كرنا لازم ہے، اور ا گر مقتول اس قوم سے ہو كہ تم اور اس قوم كے مابين عہد و پيمان ہو تو خون بہا لازم ہے، جو اس كے كنبے والوں كو ديا جائیگا، اور ايك مسلمان آزاد كرنا يہي ضرورى ہے، تو جو نه پائے اس كے ذمہ دو ماہ كے مسلسل روزے ہيں، الله تعالى سے بخشوانے اور توبہ كے ليے، اور الله تعالى بخوبى جاننے والا، حكمت والا ہے النساء (92).

مستقل فتوى كميٹى كے علماء كرام سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

كيا ديت دينے كے بعد ميرے ذمہ روزے ركھنا يہي لازم ہيں ؟

اور ان كى مقدار كيا ہے ؟

اور کیا روزے مسلسل رکھے جائیں گے یا نہیں؟

اور کیا تھوڑے تھوڑے کر کے رکھنا جائز ہیں؟

اور کیا اس کے بدلے کھانا کھلانا جائز ہے؟

کمیٹی کے علماء کا جواب تھا:

"آپ کے ذمہ قتل خطا کا کفارہ واجب ہے، جو کہ ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے، اور اگر آپ غلام نہ پائیں تو پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھنا ہونگے، اور ان روزوں کو تھوڑے تھوڑے کر کے رکھنا جائز نہیں، اور نہ ہی قتل خطا کے کفارہ میں مسکینوں کو کھانا کھلانا کفایت کریگا؛ کیونکہ یہ چیز کتاب اور سنت نبویہ میں بیان کردہ قتل خطا کے کفارہ میں ثابت نہیں، اور آپ کا رب بھولنے والا نہیں ہے" انتہی۔

دیکھیں: فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء (21 / 273)۔

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

ایک شخص شوگر کا مریض ہے، اور اس کے ذمہ (قتل خطا کا) کفارہ مسلسل دو ماہ کے روزے ہیں، اور وہ شخص بیماری کی بنا پر روزے نہیں رکھ سکتا، تو اس پر کیا لازم آتا ہے؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

"اگر تو وہ روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو اس پر کچھ نہیں؛ کیونکہ کفارہ قتل میں یا تو غلام آزاد کرنا ہے، یا پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا، جیسا کہ سورۃ النساء کی درج ذیل آیت میں ہے:

تو جو نہ پائے تو دو ماہ کے مسلسل روزے ہیں، اللہ سے بخشوانے کے لیے، اور اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے النساء (92)۔

تو اس میں کھانا کھلانے کا ذکر نہیں، اس لیے اگر تو وہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے تو روزے رکھے، وگرنہ اس سے ساقط ہو جائیں گے" انتہی۔

ماخوذ از: لقاء الباب المفتوح (107) سوال نمبر (24)۔

شیخ رحمہ اللہ سے یہ سوال بھی کیا گیا:

ایک شخص کے ذمہ قتل کا کفارہ ہے اور وہ نہ تو غلام آزاد کرنے کی استطاعت رکھتا ہے، اور نہ ہی روزے رکھنے کی، تو کیا اس کے بدلے کھانا کھلایا جا سکتا ہے، یا کہ کفارہ ساقط ہو جائیگا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" اس سے ساقط نہیں ہو گا، قتل کے کفارہ کی صرف دو قسمیں ہیں، یا تو غلام آزاد کیا جائے، یا پھر روزے رکھے جائیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے تیسری چیز ذکر نہیں فرمائی، اور اگر تیسری چیز واجب ہوتی تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسے بھی اسی طرح ذکر کرتا جس طرح کہ ظہار کے کفارہ میں بیان کیا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کفارہ ظہار میں ایک غلام آزاد کرنا، اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو دو ماہ کے مسلسل روزے رکھنا، اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ذکر کیا ہے، اور قتل کے کفارہ میں کھانا کھلانے ذکر نہیں کیا۔

اس لیے ہم اس بنا پر یہ کہیں گے: اگر غلام آزاد کرنے اور روزے رکھنے سے عاجز ہو تو اس سے ساقط ہو جائیگا " انتہی۔

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (190) سوال نمبر (15)۔

واللہ اعلم .